جانور کی خرید و فروخت میں ایک ناجائز صورت

ریفرنس نمبر: JTL- 0371 تاریخ: 01-06-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ہر سال اپنے ادارے میں اجتماعی قربانی کا اہتمام کرتا ہوں، لیکن ہر سال میں بطور وکیل اجتماعی قربانی کرتا ہوں، جس کی وجہ سے رقم کا حساب رکھنا مشکل ہوتا ہے اور آخر میں باقی رقم بھی واپس کرنی ہوتی ہے، لہذا اس سال میں "بیع سلم" کے طریقے پر اجتماعی قربانی کا اہتمام کرنا چاہتا ہوں، یعنی جو بھی حصہ ڈالنا چاہے گا میں اسے کہوں گا کہ: آپ مجھے ایک حصے کے برابر رقم مثلاً: بیس ہزار روپے دے دیں، اس کے عوض میں چاند رات کو فلاں جنس، نوع، عمر اور وزن کے جانور کا ساتواں حصہ آپ کے سپرد کر دوں گا، پھر آپ چاہیں، تو عید والے دن آپ کی طرف سے قربانی کر دوں گا، کیا میرا ایسا کرنا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

آپ کا یوں "بیع سلم" کے طور پر حصے بیچنا جائز نہیں ہے، کیونکہ جانوروں میں بیع سلم جائز نہیں ہوتی۔ فقہائے کرام نے اس کی درج ذیل وجوہات بیان فرمائیں ہیں:

(1) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں میں سلم کرنے سے منع فرمایا۔

(2) جید صحابہ کرام مثلاً: حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عمر، حضرت حذیفہ اور حضرت سعید بن جبیر رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اسے مکروہ و منع فرمایا۔

(3) بیع سلم میں جو چیز خریدی جائے، اس کے لیے شرط ہے کہ اسے صفات کے ساتھ متعین کیا جاسکے اور مستقبل میں نزاع کا باعث نہ بنے، لیکن جانوروں کو صفات سے متعین نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ صفات کے بیان کے بعد بھی مالیت میں تفاوت فاحش پایا جاتا ہے جو نزاع کا باعث بنتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان:

مستدرک للحاکم میں ہے: "عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن السلف في الحیوان "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیوان میں بیع سلم

سے منع فرمایا۔ **(مستدرک للحاکم، جلد2، صفحہ 65، رقم الحدیث 2341، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

امام حاکم اس حدیث کی سند کے متعلق فرماتے ہیں: "ھذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاہ "ترجمہ: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ نے اسے بیان نہیں فرمایا۔

(مستدرک للحاکم، جلد2، صفحہ 65، رقم الحدیث 2341، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صحابہ کرام کے اقوال:

کتاب الاثار میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ امام اعظم رحمہ اللہ کی سند سے حدیث روایت فرماتے ہیں: "أن ابن مسعود رضی اللہ عنہ أعطی زید بن خلیدۃ مالا مضاربۃ، فأسلم إلی عتریس بن عرقوب في قلائص معلومۃ إلی أجل معلوم، فحلت فأخذ منہ بعضا وبقي بعض، فاشتد علیہ فیما بقي، فأتی عبد اللہ و کلمہ في أن ینظرہ فیما بقي، فأرسل إلی زید فسألہ فیما أسلمت، قال: أسلمت إلیہ في قلائص معلومۃ بأسنان معلومۃ إلی أجل معلوم، فقال عبد اللہ: اردد ما أخذت منہ وخذ رأس مالک، ولا تسلم شیئا من أموالنا في الحیوان "ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے زید بن خلیدہ کو مضاربت پر اپنا مال دیا۔ انہوں نے عتریس بن عرقوب کے ساتھ مدت معلومہ پر متعین اونٹنیوں کے عوض بیع سلم کرلی۔ مدت مکمل ہوگئی۔ زید بن خلیدہ رحمہ اللہ نے عتریس بن عرقوب رحمہ اللہ سے بعض جانور لے لیے اور بعض جانور باقی رہ گئے تو زید بن خلیدہ نے باقی جانوروں کے معاملے میں شدت اختیار کی۔ عتریس بن عرقوب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور باقی جانوروں کے متعلق مہلت طلب کی۔ انہوں نے زید بن خلیدہ رحمہ اللہ کی طرف مسلَم فیہ کا پوچھنے کے لیے قاصد بھیجا۔ زید بن خلیدہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ میں نے مدت معلومہ پر متعین سال کی اونٹنیوں کی بیع سلم کی تھی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تم نے اس سے جانور لیے وہ لوٹا دو اور اپنا راس المال لے لو، **ہم اپنے مالوں کے ساتھ حیوان میں بیع سلم نہیں کرتے۔**

(کتاب الاثار، صفحہ 186، رقم الحدیث 845، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مروی ہے: "حدثنا أبو بکر قال: حدثنا وکیع، قال: حدثنا المسعودي عن القاسم بن عبد الرحمن قال: قال عمر: من الربا أن یسلم في سن "ترجمہ: ہم سے ابو بکر نے بیان کیا، ان سے وکیع نے بیان فرمایا، ان سے مسعودی نے بیان کیا، وہ قاسم بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانوروں میں بیع سلم کرنا سود ہے۔ **(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد4، صفحہ 419، مطبوعہ ریاض)**

اسی میں ہے: "حدثنا أبو بکر قال: حدثنا أبو خالد الأحمر عن حجاج عن قتادۃ عن ابن سیرین أن عمر

وحذیفة وابن مسعود کانوا یکرھون السلم في الحیوان" ترجمہ: ہم سے بیان کیا ابو خالد احمر نے وہ حجاج از قتادہ از ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر حذیفہ اور ابن مسعود رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین جانوروں میں سلم کو ناپسند فرماتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد4، صفحہ 419، مطبوعہ ریاض)

اسی میں ایک اور جگہ پر ہے: "عن عمار قال: سمعت سعید بن جبیر یسأل عن السلم في الحیوان فنھی عنه" حضرت عمار سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں، میں نے سنا کہ کسی نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے جانوروں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے اس سے منع فرمادیا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد4، صفحہ 419، مطبوعہ ریاض)

فقہائے کرام کے اقوال:

الحجۃ علی اہل المدینہ میں امام محمد امام اعظم رحمہما اللہ سے روایت فرماتے ہیں: "ان الحیوان لا یجوز فیه السلم" ترجمہ: جانوروں میں بیع سلم جائز نہیں ہے۔ (حجۃ اھل المدینہ، جلد2، صفحہ 479، عالم الکتب، بیروت)

ہدایہ میں ہے: "ولا یجوز السلم في الحیوان وقال الشافعي: یجوز لأنه یصیر معلوما ببیان الجنس والسن والنوع والصفة والتفاوت بعد ذلک یسیر فأشبه الثیاب. ولنا أن بعد ذکر ما ذکر یبقی فیه تفاوت فاحش في المالیة باعتبار المعاني الباطنة فیفضي إلی المنازعة" ترجمہ: حیوان میں بیع سلم جائز نہیں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جائز ہے، کیونکہ جانور جنس، عمر، نوع اور صفت کے بیان کے ساتھ معلوم و متعین ہو جاتا ہے اور اس کے بعد تفاوت بہت کم رہ جاتا ہے، تو یہ کپڑے کی طرح ہو جائے گا۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ مذکورہ بالا چیزیں بیان کرنے کے بعد بھی باطنی صفات کی بنیاد پر جانور کی مالیت میں تفاوت فاحش باقی رہتا ہے، جو جھگڑے کی طرف لے جاتا ہے۔

(ھدایہ، جلد3، صفحہ 71، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

وقار الفتاوی میں ہے: "جانوروں میں بیع سلم جائز نہیں، اس لیے کہ بیع سلم میں جس چیز کو خریدا جاتا ہے، وہ ایسی ہونی چاہیے کہ اس کو صفات سے متعین کیا جاسکے۔ جانور کو صفات سے متعین نہیں کیا جاسکتا۔

(وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ 471، بزم وقار الدین، کراچی)

اشکال:

ہمارے زمانے میں جانور کو وزن کر کے بیچنا جائز ہے اور یہ مفضی الی النزاع بھی نہیں ہوتا۔ لہذا جانور کی

"بیع سلم" میں بھی وزن اور دیگر صفات متعین کر دی جائیں، تو کیا وہ جائز نہیں ہو جائے گی؟

جواب:

جانور کو وزن کے حساب سے **متعین** کرنے کے باوجود بھی جانور میں "بیع سلم" کرنا، جائز نہیں ہے، کیونکہ "بیع سلم" کی ممانعت نص سے ثابت ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " قال ابن مسعود: اردد مالنا، لا نسلم أسوالنا في الحيوان، فعلم أن عدم جواز السلم في الحيوان لم يكن فيه باعتبار ترك الوصف، لأن القلائص كانت معلومة، فكان المنع لكونه حيوانا" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان "ہمارا مال ہمیں واپس کر دو، **ہم اپنے مالوں کے ساتھ حیوان میں بیع سلم نہیں کرتے**" اس سے پتا چلتا ہے کہ جانوروں میں بیع سلم کے ناجائز ہونے کی وجہ اس وصف کا نہ پایا جانا نہیں ہے، کیونکہ (اس واقعے میں) اونٹ **معلوم تھے**، لہذا **ممنوع** اس وجہ سے ہے کہ بیع سلم "جانوروں" میں تھی۔ **(البنایہ، جلد8، صفحہ335، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

اسی میں ہے: " فإن قلت: السلم في الحيوان إنما لا يصح لتفاوت يعتبره الناس والتفاوت من العصافير غير معتبر، فينبغي أن يجوز السلم فيها. قلنا: العبرة في المنصوص لعين النص لا للمعنى" ترجمہ: اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ جانوروں میں سلم ایسے تفاوت کی وجہ سے صحیح نہیں ہے، جو لوگوں میں معتبر ہو، لیکن چڑیا میں تفاوت معتبر نہیں ہے، تو اس میں سلم جائز ہونا چاہیے۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ (جانوروں میں سلم کے متعلق نص ہے اور) منصوص اشیاء میں اعتبار علت کی بجائے نص کا ہوتا ہے۔

(البنایہ، جلد8، صفحہ336، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

01ذی القعدہ1443ھ/01جون2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے